باسمہ تعالیٰ

تدریس وسوالیہ پرچہ کے متعلق راہنما اصول

(تحریر: مولانا مفتی ابو یوسف محمد ولی درویش رحمہ اللہ المتوفی ۱۹۹۹ء)

ابتدائی چند عمومی اصول:

(۱) سوالات ایسے ہوں جن کو طالبعلم بغیر کسی کدو کاوش کے سمجھے، پرچے کی زبان نہایت آسان ہو تا کہ طالبعلم ممتحن کے مقصد و مراد کو سمجھ سکے، کہ یہ مجھ سے کیا پوچھ رہے ہیں ایسا نہ ہو کہ پرچے کی زبان اس کے لئے امتحانی سوال سے بھی زیادہ مشکل ہو۔

(۲) کسی سوال میں صرفی، نحوی تحقیق سے متعلق بھی سوال ہو تو اچھا ہے۔

(۳) جس فن سے متعلق پرچہ ہو اس کے اصطلاحات کے بارے میں بھی سوال میں سوال کا اضافہ کر سکتا ہے، مثلاً حدیث شاذ اور حدیث منکر یا مرسل اور منقطع میں کیا فرق ہے؟

(۴) سوالات میں مشہور مقامات پر اکتفاء نہ کیا جائے بلکہ غیر مشہور مواضع سے بھی سوالات بنائے جائیں بلکہ پوری کتاب سے پرچہ بنایا جائے تو یہ اشکالات پیدا نہ ہونگے۔

(۵) کتاب کے مصنف کے بارے میں اور جس فن کی کتاب ہو اس کی اہمیت کے بارے میں بھی سوال کرنا مفید ہوگا۔

(۶) پرچے میں اختصار کو ملحوظ رکھا جائے، کیونکہ امتحان کا مقصد یہ ہے کہ طالبعلم کتاب کو سمجھ چکا ہے یا نہیں؟ پوری کتاب کی شرح کرانا اس سے مقصود نہیں اور یہ مقصد مختصر سوال سے بھی حاصل ہو جاتا ہے، اس سے طالبعلم پر زیادہ بوجھ نہیں پڑیگا اور پرچہ دیکھنے والے پر بھی۔

(۷) پرچہ بنانے کے بعد اس کو دوبارہ چیک کرنا چاہیئے کہ کہیں کسی جگہ کوئی لفظ چھوٹا تو نہیں ہے، اگر ہو تو بروقت اسکی اصلاح کرے۔

(۸) پرچے میں غیر ضروری سوالات سے اجتناب کرے مثلاً سیاسی یا دیگر تنظیموں سے متعلق سوال نہ ہو۔

(۱) تفسیر جلالین

۱۔ پرچہ میں متن اور شرح دونوں کی عبارت دی جائے، اور پھر تفسیری نکات کے بارے میں پوچھا جائے۔

۲۔ صرف آیت کریمہ ذکر کیا جائے اور مفسر کے طرز پر حل کرنے کے بارے میں پوچھا جائے تاکہ پتہ چل سکے کہ طالبعلم کا کتاب سے کتنا واسطہ ہے؟ اس طرح اس کے حافظے کا بھی امتحان ہو جائے گا۔

۳۔ تفسیر اور تاویل کے لغوی اور اصطلاحی معنی کے بارے میں پوچھا جائے۔

۴۔ تفسیر جلالین کا وجہ تسمیہ پوچھا جائے۔

۵۔ حصہ اول کس کا ہے اور دوسرا حصہ کس کا ہے؟

۶۔ کتاب میں اسرائیلی روایات اور بعض کمزور باتوں کے جوابات پوچھے جائیں۔

۷۔ فن تفسیر کی اہمیت کے بارے میں بھی سوال ہو اور ساتھ ساتھ مصنف کے حالات کے بارے میں بھی۔

۸۔ پرچہ بناتے وقت پوری عبارت دینی چاہیئے، یعنی جتنی عبارت کے بارے میں پوچھنا ہے، صرف ''الخ'' پر اکتفاء نہ کرے۔

۹۔ کسی مناسبت سے فرق باطلہ کا رد بھی مدلل و مبرہن کرے اور طلبہ کی ذہن سازی کرے، مثلاً غیر مقلدیت وانکار حدیث ورافضیت وغیرہ۔

۱۰۔ اخلاقی تربیت کی خاطر سلف صالحین کا کوئی واقعہ موقع اور محل کے اعتبار سے بیان کرے۔

براۓ مدرس

(۱) جلالین پڑھاتے وقت صرف حاشیہ پر اکتفاء نہ کرے، بلکہ جلالین کا مأخذ بھی دیکھے، مثلاً تفسیر کشاف، تاکہ پتہ چلے کہ مفسرؒ نے یہاں جو تقدیر نکالی ہے کہ کہاں تک درست ہے، اسی طرح اس کی ترکیب پر بھی اکتفاء نہ کیا جائے۔

(۲) پڑھاتے وقت مفسر کی تفسیری قیودات، اس کے راجح اور مرجوح ہونے اور اس کے فوائد پر نظر ہو۔

(۳) جہاں کہیں اسرائیلی روایات آجائیں یا کوئی کمزور تفسیر آجائے اس پر تنبیہ کرنا اور صحیح تفسیر پیش کرنا چاہیئے۔

(۴) اس کے لئے اگر جمل دیکھا جا سکے تو بہتر لیکن یہ طویل بہت ہے، اور مدرس اس کے لئے وقت نہ نکال سکے گا، ویسے حل کے لئے تفسیر صاوی بھی بہت خوب ہے مگر اس میں کچھ کمزور باتیں ہیں، البتہ اگر کمالین دیکھا جائے تو بہت عمدہ ہے۔

(۵) پڑھاتے وقت طلباء سے عبارت پڑھائی جائے، اور غلطی پر اس کی اصلاح کرے، بہتر یہ ہے کہ تمام طلباء سے پڑھائی جائے۔

(۲) ہدایہ

(۱) متن اور شرح دونوں سوال میں دے کر حل پوچھا جائے، اگر کچھ اشکال ہو تو اس مقام کی طرف توجہ دلا کر حل پوچھا جائے۔

(۲) اگر ائمہ حنفیہ کا آپس میں یا دیگر ائمہ سے اختلاف کسی اصل یا قاعدہ پر مبنی ہو، تو وہ پوچھا جائے۔

(۳) بعض مرتبہ مصنف کسی عام قاعدہ پر تفریع کرتا ہے تو سوال میں یہ پوچھا جائے کہ یہ تفریع کس مشہور قاعدے پر ہے؟

(۴) کبھی طالبعلم کے حافظے کا امتحان لینے کی غرض سے صرف متن کی عبارت دیکر مصنف کے انداز پر حل کرنے کا مطالبہ کیا جائے۔

(۵) کبھی مصنف عقلی دلیل کا کوئی ایک شق اور مقدمہ ذکر کرتا ہے، کبھی صرف نتیجہ ذکر کرتا ہے، دونوں مقدمات کو چھوڑ دیتا ہے سوال میں اس کی تکمیل کے بارے میں پوچھا جائے۔

(۶) پوری کتاب سے پرچہ بنایا جائے تاکہ طلباء امتحان کے لئے پوری کتاب کی تیاری کریں۔

(۷) صاحب ہدایہ کبھی "لقولہ علیہ السلام" کہتا ہے کہ وہاں پر ان الفاظ کے ساتھ حدیث نہیں ہوتی، ایسے مقامات کے بارے میں بھی پوچھا جائے۔

براۓ مدرس

(۱) ہدایہ درس نظامی میں فقہ کی اہم ترین کتاب ہے، اس کا دوسرا حصہ بھی اخلاق میں ج ۳ سے کچھ کم نہیں ہے، اس لئے استاذ کے لئے بہتر ہے کہ خوب تیاری کر کے آئے، تاکہ علی وجہ البصیرہ کتاب سمجھا سکے۔

(۲) ہدایہ کے شروح میں "عنایہ" اور "بنایہ" چونکہ کتاب کو خوب حل کرتا ہے اس لئے اگر ان دونوں شروح کو بالاستیعاب دیکھا جائے تو صرف طلبہ کو نہیں بلکہ خود مدرس کو بھی بہت فائدہ ہوگا۔

(۳) احادیث کی صحت وغیرہ کے لئے کتاب کے ساتھ ملحق "درایہ للحافظ ابن حجرؒ" پر اکتفاء نہ کیا جائے کیونکہ ایک تو اس میں حافظؒ نے سوٴلات احناف کو ثانوی حیثیت دی ہے دوسرا ملتان کے شرکت علمیہ کے مطبوعہ ہدایہ میں "درایہ" پر ایک غیر مقلد کا حاشیہ بھی دیا ہے۔

گویا نیم چڑھا کریلے والا معاملہ ہوگیا ہے، اس لئے بہتر ہے کہ ایسے موقعے پر ''فتح القدیر'' یا ''بنایہ'' یا ''نصب الرایہ'' کو سامنے رکھا جائے اور وہاں سے حدیث کی حقیقت معلوم کی جائے، ہوسکتا ہے کہ مصنف کا ذکر کردہ حدیث ثابت نہ ہو لیکن کوئی دوسری صحیح حدیث دلیل کے طور پر موجود ہو، لہٰذا صرف درایہ پر اکتفا نہیں کرنی چاہئے، یہ بات طالب علموں کے ذہن میں بھی بٹھانی چاہئے، تاکہ طالب علم احساس کمتری میں مبتلا نہ ہو۔

(۴) اردو شرح سے خود بھی اجتناب کرے اور طلبہ کو بھی اس کی تلقین کرے، کیونکہ اردو شرح خاص کر ہدایہ کے اردو شروح سے تشویش تو پیدا ہوجاتی ہے حل نہیں، نیز اس سے طلبہ کا استعداد بھی متاثر ہوجاتا ہے۔

(۳) کتاب الآثار (پرچہ سے متعلق)

(۱) یہ چونکہ عموماً دوسری کتاب کے ساتھ پڑھائی جاتی ہے اس لئے استاذ سند وغیرہ پر بحث نہیں کرسکتا، اس لئے حدیث کی دوسری کتابوں کی طرح سند سے متعلق سوال مناسب نہیں ہے۔

(۲) اثر اور حدیث میں فرق کے بارے میں پوچھا جائے۔

(۳) کوئی حدیث دے کر اس سے وجہ استدلال اور مخالف کی دلیل اور پھر وجہ ترجیح پوچھی جائے، اگر کوئی حدیث احناف کے مسلک کے خلاف ہے تو اس کی وجہ پوچھی جائے کہ احناف نے اس حدیث کو کس وجہ سے مستدل نہیں بنایا۔

(۵) اگر حدیث میں کچھ مشکل الفاظ ہوں تو اس پر خط کھینچ کر خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق کے بارے میں پوچھا جائے۔

مدرس سے متعلق

(۱) چونکہ اس کتاب کی معتد بہ شرح سامنے نہیں آئی اس لئے فقہی مسائل حاصل کرنے کے لئے ہدایہ وغیرہ کی طرف مراجعت کی جائے، ہاں! مولانا حبیب اللہ مختار صاحب نے اس کا ترجمہ وتشریح کرکے ''المختار'' کے نام سے طبع کرایا ہے، اس سے حل میں کافی مدد مل سکتی ہے۔

(۲) یہ کتاب حجم کے اعتبار سے تو چھوٹی ہے لیکن علم کے اعتبار سے بڑی ہے اس لئے بہتر ہے کہ اس کے لئے مکمل گھنٹہ خاص کیا جائے۔ ''سراجی'' اور ''کتاب الآثار'' دونوں کے لئے مستقلاً ایک گھنٹہ مقرر ہو تو زیادہ مناسب ہے تاکہ استاذ اس کو خوب واضح کرکے پڑھا سکے۔

(۴) سراجی (پرچہ سے متعلق)

(۱) موانع ارث اور ذوی الفروض اور ذوی الارحام کون کون ہیں؟

(۲) کوئی مسئلہ دے کر حل پوچھا جائے، ان کے حالات کیا ہیں۔

(۳) مناسخہ وغیرہ کی بعض صورتیں بھی پوچھ لے۔

برائے مدرس

(۱) یہ چونکہ نہایت اہم علم ہے اور اسی بناء پر اس کو نصف علم قرار دیا گیا ہے اس لئے اس کتاب کے مندرجات کو ترتیب وار طلبہ کو ذہن نشین کرائے۔

(۲) سوالات کے حل کے لئے تختہ سیاہ (بلیک بورڈ) استعمال کرے تاکہ طلبہ کو عملی تجربہ ہو۔

(۳) ہر روز ایک دو تین سوالات طلباء کو دے تا کہ وہ خود ان کو حل کر کے آئے۔

(۴) اس کے لئے سراجی کے حواشی بھی کافی ہیں، البتہ اگر شریفیہ اس کے ساتھ مطالعہ میں رکھے تو بہت فائدہ ہوگا، مولانا محمد انور بدخشانی صاحب نے اس کی عمدہ تسہیل کی ہے اس سے بھی مدد لی جاسکتی ہے۔

(۵) میبذی

کاش اس کی جگہ حدیث کی کوئی کتاب رکھ دی جائے، خاص کر ایسی کتاب جو حنفی مذہب کے دلائل پر مشتمل ہو، تا کہ حنفی طالبعلم یہ گمان نہ کرے کہ ہم واقعی حدیث میں یتیم ہیں، اور اس کی وجہ سے غیر مقلدیت کی ''عفریت'' کا تر نوالہ نہ بن جائے، ہمارے حنفی طالبعلم دورہ حدیث سے فارغ ہو جاتے ہیں لیکن بے چارے کو اپنے مذہب کی تقویت کے لئے کچھ ہاتھ نہیں آتا، کیونکہ صحاح ستہ کے ان مصنفین نے زیادہ تر اپنے مزاج اور مسلک کی تائید کے لئے حدیثیں جمع کی ہیں، کاش کوئی خدا کا بندہ اس اہم عصری ضرورت کو محسوس کرے، کاش حنفیت کے دستر خوان پر بیٹھ کر کھانے والوں کو اپنے مذہب کے بچاؤ کی فکر لاحق ہو جائے، آج کل ہر جگہ خصوصاً پاک و ہند میں مذہب حنفی کے پیچھے غیر مقلدین اور جماعت المسلمین ہاتھ دھو کر پڑے ہوئے ہیں، وہ اختلافی مسائل کے ادلہ سے لیس ہو کر میدان میں آتے ہیں، ہمارے مدارس کا ایک فاضل ان کے ایک عام آدمی کی تسلی کرانے سے قاصر نظر آتا ہے۔

کیا مذہب حنفی کے پیروکاروں میں کوئی ہے؟ جو اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے اپنے طلباء کو بھی تیار کرنے پر زور دے، ہم کب تک ہاتھی کے کان میں سوتے رہیں گے، مذہب حنفی کی کشتی بھنور میں پھنسی ہوئی نظر آرہی ہے، ہمارے ان مذہبی ناخداؤں کو کب اس کا احساس ہوگا،

یہ داستان المناک نہایت طویل ہے، میں نے صرف اشارے کر دیئے ہیں،

ع کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است

(٦) حماسہ، محیط الدائرہ (برائے پرچہ)

(۱) قصیدے کا پس منظر پوچھا جائے۔

(۲) اشعار دے کر اس کا ترجمہ وتشریح کے بارے میں سوال ہو۔

(۳) ایک سوال یہ بھی ہو کہ طالبعلم خود اپنی پسند کے کچھ اشعار اپنی حفظ سے لکھ کر اس کا ترجمہ وتشریح کرے۔

(۴) کوئی ایک شعر دے کر اوزان کے بارے میں سوال کرے۔

(۵) بعض الفاظ کو خط کشیدہ بنا کر اس کی لغوی، صرفی اور نحوی تحقیق پوچھی جائے۔

برائے مدرس

(۱) حل لغات پر توجہ دی جائے صرفی اور نحوی تحقیق پر توجہ کی جائے۔

(۲) قصیدے کا پس منظر بتائے کہ شاعر نے یہ اشعار کب اور کس موقع پر کہے۔

(۳) محیط الدائرہ حماسہ سے پہلے پڑھایا جائے تا کہ طلباء کو اوزان اور بحروں کی پہچان اچھی طرح ہو جائے۔

۷) شرح عقائد

یہ کتاب بھی اس قابل ہے کہ اس کو تبدیل کیا جائے، کیونکہ سال گذر جاتا ہے اور طالبعلم کو کوئی عقیدہ معلوم نہیں ہوتا، اگر اس کی جگہ عقیدہ طحاویہ اور شرح فقہ اکبر مقرر کیا جائے، تو کم از کم طالبعلم خود اپنا عقیدہ تو درست کرلے گا، جبکہ شرح عقائد پڑھ کر وہ اپنے عقیدے کی اصلاح نہیں کرسکتا۔

اور اگر اس کے ساتھ دیوبندیوں کے عقائد پر مبنی کتاب ''المہند علی المفند'' شامل کیا جائے، بلکہ شامل کرنا چاہئے، تو شاید اس خلاء کو پُر کیا جاسکے۔

هذا ما عندنا والله اعلم وعلمه اتم واحکم۔

وصلى الله تعالىٰ على خير البرية وصحبه اجمعين ومن تبعهم باحسان الىٰ يوم الدين۔

کتبہ

ابو یوسف محمد ولی درویش غفرلہ

جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

۱۴۱۸/۴/۲۳ھ